ZAUQ-E-TAHQEEQ
www.Zauq-e-Tahqeeq.com
etitor@zauq-e-tahqeeq.com
ISSN PRINT: 2789-8776
ISSN ONLINE:2789-8784
Volume.3,Issue No.4(2021)
(October to December)

مولوی فیروز الدین کی سیرت نگاری، استشراق، تقابل ادیان اور علمی وادبی خدمات پر ایک نظر

A Look at Maulvi Feroz-ud-Din's Biography, Orientalism, Comparison of Religions and Scientific and Literary Services

ڈاکٹر نصیر احمد اسد
یونیورسٹی آف سرگودھا، سرگودھا
عبد المنان چیمہ
پی۔ایچ ڈی اسکالر، شعبہ علوم اسلامیہ و عربی، یونیورسٹی آف سرگودھا، سرگودھا

Abstract:

Moulvi Feroz -ud-Din was a great legend of (India) Indo Pak sub -continent. As an expert of language, as a poet and writer he has a specific place in the field of Urdu Language and literature. He has authored many books on different upon different topics. In his books, He refuted orientalist William moor's life of Mahomet and objections of others orientalists in a rational way. Above all, he had command over the knowledge of comparative studies of different religions, Seerah)life) of Muhammad (P.B.H) and Quranic studies also. His religious and literary services are beacon of light for Muslim Ummah.In this article a critical analysis of the literary, academic and religious services of Feroz-ud-Din has been presented.

Keywords: Moulvi Feroz -ud-Din, sub –continent, Language and literature, orientalist, knowledge, Quranic studies

مولوی فیروز الدین (۱۸۶۴ء۔۱۹۰۷ء) سیالکوٹ کے شہر ڈسکہ میں پیدا ہوئے۔ان کی شاعری کے ساتھ ساتھ نثری ودینی ادب میں بھی نمایاں خدمات ہیں۔نثر میں وہ بہترین سوانح نگاروں میں شامل ہیں۔سوانح نگاری کی صنف باقی اصنافِ نثر کے مقابلے میں اپنے ماحول اور اس کے رجحانات کی عکاسی زیادہ بہتر انداز میں کرتی ہے۔اُردو میں سوانح نگاری کا آغاز عہد سرسید سے ہوتا ہے۔سرسید کا دور مذہبی مناظرے اور بحث و مباحثے کا دور ہے لہٰذا اس دور کی سوانح عمریاں اپنے عہد کی عکاس ہیں۔اس دور کے

مشہور سوانح نگاروں میں مرزا حیرت دہلوی، احمد حسن خان، عبد الحلیم شرر، منشی محمد الدین فوق، مولوی احمد دین، احمد حسین الہ آباد، مولوی ذکاء اللہ، سر اجدین احمد، نذیر احمد، قاضی سلیمان، عبد الرزاق کانپوری اور مولوی فیروز الدین ڈسکوی اہم ہیں۔

مولوی فیروز الدین متعدد دینی و ادبی کتب کے مصنف ہیں۔ فضائل اسلام فی ذکر خیر الانام المعروف سیرت النبیؐ یا تاریخ نبویؐ مولوی فیروز الدین کی پہلی باقاعدہ تالیف ہے۔ اس کتاب کا پہلا ایڈیشن مفید عام پریس لاہور سے 1886ء میں شائع ہوا۔ "نماز اور اس کی حقیقت" ان کی اہم تالیف ہے جو منشی فیض علی نے پنجاب پریس سیالکوٹ سے ۱۸۹۰ء میں شائع کی۔ "تفسیر فیروزی پارہ اول" 1890ء میں سیالکوٹ مفید عام پریس سے شائع ہوئی۔ "تکذیب وید" 1890ء میں پنجاب پریس سیالکوٹ سے شائع ہوئی۔ "تصدیق الالہام" ان کی مناظراتی تصنیف ہے۔ جو 1890ء میں پنجاب پریس سیالکوٹ سے طبع ہوئی۔ "دعائے گنج العرش و تعویز گنج العرش" 1891ء میں شائع ہوئی۔ "عشرہ کاملہ" 1891ء میں مفید عام پریس سیالکوٹ سے شائع ہوئی۔ "سورت رحمن کی نادر تفسیر" مولوی صاحب کی اہم تصنیف ہے۔ جو 1892ء میں مطبع مفید عام پریس سیالکوٹ سے شائع ہوئی۔ "اسم اعظم" مولانا موصوف کی کتاب ہے جس میں پیرانِ پیر شیخ عبد القادر جیلانیؒ کی سوانح عمری، تعلیمات اور کرامات کا بیان ہے۔ یہ کتاب مفید عام پریس سیالکوٹ سے 1892ء میں شائع ہوئی۔ "طریقت الحقیقت" 1892ء میں مفید عام پریس سیالکوٹ سے شائع ہوئی۔ "رسالہ ہدایت القاری" بھی 1892ء میں مفید عام پریس سیالکوٹ سے شائع ہوئی۔

"روزہ اور اس کی حقیقت" مولوی صاحب کی تصنیف ہے جو مفید عام پریس سیالکوٹ سے 1893ء میں شائع ہوئی۔ الوہیت مسیح اور تثلیث کا رد" مولوی صاحب کی کتاب ہے جو مفید عام پریس سے شائع ہوئی۔ ان کی یہ کتاب 1893ء میں شائع ہوئی۔ "عصمت النبی عن الشرک الجلی" مولوی فیروز کی تصنیف ہے جو 1893ء میں شائع ہوئی۔ "تقدیس الرسول عن طعن الجہول" مفید عام پریس سے شائع ہوئی۔ "بر آت الرسولؐ العرب عن طعن نکاح زینبؓ المعروف بہ دفع طن نکاح زینبؓ" 1893ء میں مفید عام پریس سیالکوٹ سے شائع ہوئی۔ "اسرار التنزیل" مقالہ مولوی صاحب موصوف کا مقالہ ہے جسے انجمن حمایت اسلام لاہور نے 1896ء میں شائع کیا۔ "ضمیمہ آریہ مت کی عکسی تصویر" مولوی فیروز کی تقابل ادیان پر تصنیف ہے۔ جو ۱۸۹۸ء میں مفید عام پریس سیالکوٹ سے شائع ہوئی۔ "پچاس مذہبی سوالات کے جواب" 1899ء میں شائع ہوئی "نماز کی خوبیاں" مفید عام پریس سیالکوٹ سے 1900ء میں شائع ہوئی۔ "نماز حضوری" مولوی صاحب موصوف کی کتاب ہے جو 1900ء میں شائع ہوئی۔ "سورہ فاتحہ کی تفسیر" مولوی صاحب کی کتاب ہے جو مفید عام پریس سیالکوٹ سے 1900ء میں شائع ہوئی۔ "پیارے نبیؐ کے پیارے حالات جلد اول" مولوی فیروز کی کتاب ہے جو مفید عام پریس سیالکوٹ سے شائع ہوئی۔

"مجموعہ خطبہ فیروزی" مولوی صاحب کی تصنیف ہے جو 1901ء میں مفید عام پریس سیالکوٹ سے شائع ہوئی۔ "اسلام اور اس کی حقیقت" مولوی صاحب کی تصنیف ہے جو ۱۹۰۱ء میں مفید عام پریس سیالکوٹ سے شائع ہوئی۔ "اسلام کی پہلی کتاب" جو 1902ء کو مفید عام پریس سیالکوٹ سے شائع ہوئی۔ "اسلام کی دوسری کتاب" اور "اسلام کی تیسری کتاب" 1904ء کو مفید عام پریس سیالکوٹ سے شائع ہوئی۔ "اسلام کی پانچویں کتاب" مولوی صاحب کی کتاب ہے جو مفید عام پریس سیالکوٹ سے شائع ہوئی۔ "انسان اور اس کی تقدیر" 1902ء کو مفید عام پریس سیالکوٹ سے شائع ہوئی۔ "قرآن مجید کے کلام الٰہی ہونے کا ثبوت" مفید عام پریس سیالکوٹ سے شائع ہوئی ہے۔

''تفسیر فیروزی سورہ عم'' مولوی صاحب کی کتاب ہے جو 1902ء میں مفید عام پریس سیالکوٹ سے شائع ہوئی۔ ''اسلام اور عیسائیت کا قطعی فیصلہ'' مولوی صاحب کی تقابل ادیان کے موضوع پر نایاب کتاب ہے۔ جو سیالکوٹ مفید عام پریس سے 1903ء میں شائع ہوئی۔ ''قرآن شریف کی قسمیں اور ان کی فلاسفی'' 1904ء میں مفید عام پریس سیالکوٹ سے شائع ہوئی۔ ''تفسیر فیروزی تیسواں پارہ''، ''تفسیر فیروزی پارہ دوم'' مفید عام پریس سیالکوٹ سے شائع ہوئی۔ ''تفسیر فیروزی پارہ چہارم'' مولوی صاحب کی تصنیف ہے جو پنجاب پریس سیالکوٹ سے 1907ء میں شائع ہوئی۔

''گلزار یوسفی'' لاہور سے ۱۹۰۷ء میں اور ''پیارے نبی کے پیارے حالات (جلد سوم)'' مفید عام پریس سیالکوٹ سے ۱۹۰۸ء میں شائع ہوئی۔ ''مختصر قانونی اصطلاحات'' کا پہلا ایڈیشن مقتدرہ قومی زبان اسلام آباد سے ۱۹۸۵ء میں شائع ہوا۔ مذکورہ بالا تصانیف کے علاوہ مولانا ڈسکوی کی لغات، لسانیات اور قواعد کے حوالے سے شہرہ آفاق کتابیں شائع ہو چکی ہیں۔ مذکورہ بالا کتب کے مطالعہ سے یہ بات واضح ہوتی ہے کہ مولوی صاحب موصوف علمی، ادبی، دینی، تفسیری، سیرت نگاری، تقابل ادیان اور دیگر علوم پر کس قدر دسترس رکھتے تھے۔

اُنیسویں صدی کے نصف آخر کو استدلال اور مناظرے کی صدی کہا جاسکتا ہے اور ہر قسم کے ادب کی تخلیق انھی پہلوؤں کو پیشِ نظر رکھ کر کی جارہی تھی۔ سوانح نگاری کو بھی انھی مقاصد کے حصول کے لیے استعمال کیا گیا۔ سرسید کی ''خطباتِ احمدیہ'' کے بعد اردو میں رسول کریمؐ کی سوانح عمریاں لکھنے کا رواج شروع ہو گیا۔ اس زمانے اور اس سے قبل لکھنے والوں میں ایک قابل ذکر نام مولوی فیروز الدین کا بھی ہے۔[i] ذیل میں مولوی صاحب موصوف کی سوانحی تصانیف ''فضائل اسلام فی ذکر خیر الانام'' المعروف ''بہ سیرت النبیؐ'' یا ''پیارے نبیؐ کے پیارے حالات''، سیرت پر لکھی ہوئی کتاب سات ابواب پر مشتمل ہے۔ پہلے باب میں مقدس انبیا کے حالات بابرکات، تیسرے میں حضورؐ کے اخلاق وعادات، چوتھے میں تورات وانجیل کی بشارات، پانچویں میں آنحضرتؐ کے معجزات، چھٹے میں حضورؐ کی مختصر تعلیمات اور ساتویں باب میں حضورؐ کی زندگی کے مقاصد بیان کیے گئے ہیں۔ پہلے باب میں مولوی صاحب موصوف نے ان بائیس انبیا کے اجمالی حالات بیان کیے ہیں جن کا ذکر قرآن میں پایا جاتا ہے۔ اس سلسلے میں انھوں نے انبیاء کے حالات کے وہی پہلو اُجاگر کیے ہیں جن کا تعلق ثبوت نبوت، ثبوت قرآن یا کسی اور صداقت سے ہے۔ مثال کے طور پر حضرت صالحؑ کے حالات لکھنے کے بعد انھوں نے آخر پر لکھا ہے:

> حضرت رسول کریمؐ کے ساتھ اس قصہ کا تعلق، بہ حیثیت اثبات نبوت کے یہ ہے کہ جس طرح یہ قوم اپنے پیغمبر کی تکذیب کی وجہ سے تباہ اور ہلاک ہوئی۔ اسی طرح مکہ کے کفار اور اسلام کے مخالف ہلاک ہوں گے۔[ii]

مولوی موصوف نے صرف انبیا کے قصے ہی بیان نہیں کیے، بلکہ واقعات سے نتائج اخذ کر کے قارئین کو اخلاقی سبق بھی دیا ہے:

> جب کوئی خلیفہ کسی خاص خدمت کے انجام دینے کے لیے خدا کی طرف سے مامور ہوا۔ شیطان اور شیطانی لشکر بھی پوری قوت اور پورے زور کے ساتھ مقابلے کے لیے سامنے آن کھڑا ہوا۔ ان کی مخالفت میں یہ سر ہوتا ہے کہ اہلِ بصیرت کو معلوم ہو جائے کہ وہ

کسی زمینی بھروسے سے کامیاب نہیں ہوتے بلکہ صرف تائید الہیٰ اور آسمانی ہتھیاروں سے۔[iii]

پیارے نبیؐ کے پیارے حالات کے سلسلے میں مولوی صاحب نے بائبل کی خاص بشارات بھی درج کی ہیں۔ آپؐ کے معجزات، نشانات، خوراک، عادات اور پیش گوئیاں درج کی ہیں۔ مولوی صاحب نے وہ پیش گوئیاں درج کی ہیں جن کی صداقت کی گواہی متعصب سے متعصب آدمی بھی دینے پر مجبور ہے۔ واقعات نبویؐ کے بیان کے بعد حضورؐ کے اخلاق و عادات خصوصاً عقل و کمال، حسن و جمال، فصاحت و بلاغت، سخاوت، شجاعت، حلم و عفو، رحم و تحمل، سادہ اور بے تکلف زندگی کی عملی مثالیں بیان کی ہیں:

ظرافت کے سلسلے میں ایک مثال ملاحظہ فرمائیں:

> ایک اعرابی آپؐ کی خدمت میں حاضر ہوا اور کچھ کہنا چاہا۔ اس وقت آپؐ اُداس تھے۔ صحابہؓ نے اسے منع کیا۔ اس نے کہا قسم ہے اس ذات پاک کی جس نے آپؐ کو نبی برحق بنا کے بھیجا۔ میں آپؐ کو بے ہنسائے نہیں چھوڑوں گا۔ پھر یوں بولا کہ یارسول اللہ! ہم نے سنا ہے کہ دجال لوگوں کے لیے ثرید لائے گا۔ میرے ماں باپ آپ پر فدا ہوں کیا آپ مجھے حکم دیتے ہیں کہ میں اس ثرید سے محروم رہوں اور نہ مانگوں؟ یہاں تک کہ لاغری سے مر جاؤں یا یہ حکم دیتے ہیں کہ اس کو ثرید پر ہتے لگادوں اور جب خوب سیر ہو جاؤں تو اللہ پر ایمان لاؤں اور اس کا منکر ہو جاؤں؟ یہ سن کر آپؐ کی کچلیاں کھل گئیں اور بہت زیادہ ہنسے اور فرمایا کہ جس چیز سے اللہ تعالیٰ مومنوں کو غنی کر دے گا۔ اس سے تجھ کو بھی اس کی پروانہ رہے گی۔[iv]

آخر پر آپؐ کی بعثت اور زندگی کے مقاصد بیان کیے گئے ہیں جن میں گہری حکمت ہے۔ اس سے الہیات کے بہت سے اصول حل ہو جاتے ہیں۔ ان مقاصد پر غور کرنے سے آنحضرتؐ کی نبوت کی صداقت میں کوئی شک نہیں رہتا۔ آنحضرتؐ کا دنیا میں عملی توحید قائم کرنا، اخلاق حسنہ کی تکمیل، حق کی ظاہری اور باطنی فتح، بطلان کی ہلاکت، احکام الٰہی میں سطوت و جبروت، عقبیٰ کی جزا و سزا اور قیامت کا آنحضرتؐ کے واقعات عصری سے قطعی ثبوت اور حضورؐ کی عملی زندگی سے آپؐ کی نبوت کا ثبوت سب کچھ بین طور پر بیان کیا گیا ہے۔

"پیارے نبیؐ کے پیارے حالات" میں تذکرہ نگاری، سیرت نگاری اور تاریخ نگاری سے مدد لی گئی ہے۔ اختصار اور جمال اس کی نمایاں خصوصیات ہیں۔ تمام تاریخی واقعات نبویؐ جن کو آپؐ کی زندگی میں زبردست اہمیت حاصل ہے۔ نہایت اختصار سے بیان کر دیے گئے ہیں۔ اس کتاب میں لمبی چوڑی عبارت آرائی نہیں کی گئی بلکہ سادہ اور عام فہم الفاظ میں حضورؐ کے حالات بیان کر دیے گئے ہیں۔ مولوی موصوف نے سادگی اور اختصار کو حد درجہ ملحوظ خاطر رکھا ہے۔ ان کا اسلوب تحریر سلیس واضح اور منطقی ہے۔ جملے چھوٹے چھوٹے اور خطِ مستقیم میں آگے بڑھتے ہیں اور مفہوم ادا کرنے میں کسی قسم کی دشواری کا احساس نہیں دلاتے۔

پادری عماد الدین پانی پتی نے ۱۸۷۲ء میں "تواریخ محمدیؐ" امرتسر سے شائع کی۔ پادری نے اس کتاب میں نبی اکرم ﷺ کی ذات اقدس پر نہایت رکیک الزامات لگائے۔ اگرچہ علمائے اسلام نے اپنے اپنے انداز میں پادری کی ہرزہ گوئی کا جواب دیا۔ مولانا

حالی کی ''تواریخِ محمدیؐ'' پر منصفانہ رائے اور مولوی چراغ علی کی تعلیمات اس سلسلے میں عمدہ جواب ہیں لیکن مولوی موصوف کی ''فضائل اسلام فی ذکر خیر الانام المعروف بہ سیرت النبیؐ''، ''کتاب تواریخ محمدیؐ'' کا دندانِ شکن جواب ہے۔ ''فضائل اسلام فی ذکر خیر الانام'' میں حضورؐ کا قریباً کل حال ترتیب وار، مفصل، معتبر عیسائی علما کے اقوال انتخاب کر کے مرتب کیا گیا ہے اور جو جو اعتراضات عیسائی آنحضرتؐ کی سیرت پر کرتے ہیں ان کا جواب انھیں کے علما سے لایا گیا ہے۔ ''فضائل اسلام فی ذکر خیر الانام'' کی خاص خوبی یہ ہے کہ ساری کتاب مستند مخالفین ہی کی کتب سے اقتباسات انتخاب کر کے مرتب کی گئی ہے۔ اور عماد الدین کے اعتراضات کا انھیں کے بڑے بڑے ثقہ اور معتمد علما و فضلا کے اقوال سے جواب دیا گیا ہے۔ جس امر کو وہ اعتراض کی صورت میں پیش کرتا ہے۔ ان کا جواب اسی طرح دیا گیا ہے کہ جب آپ ہی کے بڑے بڑے علما آنحضرتؐ کی تعریف میں رطب اللسان ہیں ۔ آپ کے شبہات کیا وقعت رکھتے ہیں؟

ساری کتاب محض اقتباسات کا مجموعہ نہیں ہے بلکہ اکثر مقامات پر موئف نے اقوال کی تائید اور بطورِ حاشیہ یا ضمیمہ اقوال کی تشریح اور توضیح بھی کی ہے۔ یہ اضافے انھوں نے اس طرح کیے ہیں کہ عام قاری کو بھی اندازہ ہو جاتا ہے۔ کہ کونسا بیان مؤلف کا ہے اور کونسا علمائے نصاریٰ کا؟ ''فضائل اسلام فی ذکرِ خیر الانام'' چار ابواب پر مشتمل ہے۔ مقدمے میں رسولِؐ خدا سے پیشتر عرب کا جو حال تھا وہ مخالفین ہی کی زبان میں مندرج ہے۔ اس میں رسومات، جاہلیت، دستورات عرب اور طرزِ حکومت وغیرہ کا حال درج ہے۔ پہلے باب میں آنحضرتؐ کی ولادت سے آغاز نبوت تک کا حال اور تمام اعتراضات کی تردید مخالفین کے اقوال سے ہی کی گئی ہے۔ دوسرے باب میں آغاز نبوت سے ہجرت تک کا حال علمائے نصاریٰ کے اقوال کی صورت میں درج کیا گیا ہے۔ تیسرے باب میں ہجرت سے وفات تک کا حال معہ غزوات، ترتیب وار، سال بہ سال، اعتراضات کے جواب کے ساتھ درج کیا گیا ہے۔ اس باب میں جہاد، تحویل قبلہ، کثرت ازدواج اور تقدیر پر خصوصی بحث کی گئی ہے۔ اس سلسلے میں عیسائی علما کے اقوال درج کیے گئے ہیں۔ چوتھا اور آخری باب نہایت اہم ہے جس میں اسلام کی فضیلتیں، مسلمانوں کے علوم اور کارہائے نمایاں، پیغمبر اسلامؐ کے کارنامے اور جانفشانیاں، اسلام کی صداقتیں اور اس کی تعلیمات، وحدانیت اور امر و نہی مستند اور معتبر علمائے نصاری کے اقوال کے بموجب درج کیے گئے ہیں۔ چونکہ مخالفین کا اسلام اور پیغمبر اسلام ﷺ کے بارے میں اس قسم کی شہادت دینا اسلام اور اس کی کمال عظمت اور فضیلت کا بین ثبوت ہے۔ اس لیے اس تالیف کا نام ''فضائل اسلام فی ذکر خیر الانام المعروف سیرت النبیؐ'' یا ''تاریخ محمدیؐ'' رکھا گیا ہے۔

مولوی صاحب موصوف نے اس تالیف کو جن مستشرقین کے اقوال اور آرا سے مزین کیا ہے۔ ان کے اسما اور تصانیف و تالیفات مندرجہ ذیل ہیں: ایڈورڈ گبن، جارج سیل (ترجمہ قرآن)، پادری فانڈر (تواریخ محمد یؐ) بشپ مڈلٹن، جارج ڈیپورپ (اپالوجی فار محمد اینڈ قرآن)، (اردو ترجمہ)، عطاالحق یا موید الاسلام، ریورینڈر راڈویل (ترجمہ قرآن)، مسٹر طامس کارلائل (ہیروز اینڈ ہیروز شپ)، ماسٹر رامچندر (تحریف القرآن) جے ولسن، سر ولیم میور (لائف آف محمد (life of Mahomet)، اُردو تواریخ کلیسا، تاریخ محمدیؐ) پادری صفدر علی، ڈاکٹر اے سپرنگر (سیرت محمدیؐ)، پادری رجب علی، ہارن صاحب (تفسیر قرآن) پادری باس ورتھ سمتھ اور ایزک ٹیلر علاوہ ازیں اناجیل مروجہ اور چیمبرس انسائیکلوپیڈیا سے بھی مدد لی گئی ہے۔

اس تالیف کا اسلوب مولوی صاحب کی باقی تصانیف کے اسلوب سے قدرے مختلف ہے کیونکہ یہ مولوی صاحب کی پہلی تالیف ہے اور اس وقت تک ان کا قلم اتنی روانی سے نہیں چلتا تھا۔ اگرچہ اس میں زیادہ تر مستشرقین کے اقوال ہی درج ہیں۔ تاہم اقوال پر

تبصرے کی صورت میں ان کا اسلوب نمایاں نظر آجاتا ہے۔ یہاں بھی انھوں نے سادہ اور چھوٹے چھوٹے جملے اور آسان الفاظ کا استعمال کیا ہے۔ قائل کرنے کا انداز منطقی ہے۔ ڈاکٹر گوہر نوشاہی مولوی فیروز الدین کے اسلوب کے بارے میں لکھتے ہیں:

> مولانا ڈسکوی کا طریق استدلال منطقی ہے۔ لیکن ان کی عام فہم اور دلچسپ عبارت، مطالب کو بوجھل نہیں ہونے دیتی۔[v]

سیرت النبیؐ کے سلسلے میں مولوی فیروز الدین ڈسکوی کی تیسری تصنیف "سیرت المصطفےٰؐ" ہے۔ اس میں مؤلف نے آنحضرتؐ کے اخلاق فاضلہ اوراوصاف جمیلہ کا بیان کیا ہے مگر شروع میں آپؐ کی مختصر سوانح عمری بھی دی گئی ہے۔ جس کے پڑھنے سے حضورؐ کی صداقت رسالتؐ کی حقیقت آفتاب نصف النہار کی طرح منکشف ہو جاتی ہے۔ اس سوانح عمری میں آنحضرتؐ کی زندگی کے اہم واقعات: نبوت و شریعت کا عطا ہونا، اعلانیہ دعوتِ اسلام، ہجرتِ حبشہ، حضرت عمرؓ اور حضرت حمزہؓ کا اسلام لانا، شعبِ ابی طالب میں محصور ہونا، سفر طائف، ہجرتِ مدینہ، مدینہ کے حالات، مدینہ میں آپؐ کی تشریف آوری، مسجد نبویؐ کی تعمیر، اذان کا تقرر، جہاد کی ابتدا، جنگِ بدر کا معرکہ، غزوہ اُحد، غزوہ خندق، صُلح حدیبیہ، بادشاہوں کو دعوتِ اسلام، فتح خیبر، فتح مکہ، جنگِ تبوک، مسجد ضرار، نصارائے نجران سے مباہلہ، حجتہ الوداع اور آپؐ کا حلیہ مبارک نہایت اختصار سے بیان کیا ہے۔ اس کے بعد آپؐ کے اخلاق و اوصاف کا حصہ شروع ہوتا ہے۔ اس ضمن میں انھوں نے آپؐ کی بے تکلفی و ظرافت، عقل و دانائی، حلم و ملائمت، عفو و رحم، شجاعت و مردانگی، جود و سخاوت، خوش بیانی، صحابہؓ پر آپؐ کی تعلیم کا اثر، دوسروں کی عزت و تکریم، عبادت و ریاضت تقوی، زہد، دنیا سے بے رغبتی، رسالتؐ، خدا کے لیے تبلیغ، توحید الٰہی کے خیال سے اپنی تعظیم کی ممانعت، سادہ گزران، فقر و فاقہ، راست بازی، صداقت، کتاب الٰہی کی تعلیم، حکمت اور تہذیب کی باتوں کو عقیدت مندانہ اسلوب میں بیان کیا ہے۔ اس کے بعد دو سو منتخب احادیث نبویؐ کا منظوم اردو ترجمہ دیا ہے۔ آپ کی تعلیمات کا خلاصہ بیان کرنے کے بعد خلفائے راشدینؓ اور حضرت حسنینؓ کی مختصر سوانح عمری اور کارنامے بھی بیان کیے گئے ہیں۔

اس مختصر کتاب میں حالات نبویؐ کا ذخیرہ اس قدر جمع ہے کہ بڑی بڑی کتابوں سے بے نیاز کر دیتا ہے۔ اس میں اخلاق محمدؐ کا ہی بیان نہیں ہے بلکہ سرکارِ دوعالمؐ کی زندگی سے مثالوں سے اس کتاب کو آراستہ کیا ہے۔ آنحضرتؐ کے اخلاق فاضلہ کا بیان اس طرح کیا ہے کہ اس سے یہ نتیجہ نکالا ہے کہ آپؐ صرف اعتقادی طور پر ہی نہیں بلکہ عملی طور پر بھی سید المرسلینؐ، افضل البشرؐ، خاتم الانبیاؐ ہیں۔ اس کتاب کا اسلوب بہت سادہ ہے۔ اس میں عبارت آرائی سے پرہیز کیا گیا ہے۔ ہر جملے سے نبی کریم ﷺ سے عقیدت اور محبت ٹپکتی ہے۔ اس کتاب میں بھی مولانا موصوف نے ضمناً عیسائیوں اور آریاؤں کے اسلام اور قرآن پر اعتراضات کا جواب دیا ہے۔ اس کتاب سے ایک اقتباس ملاحظہ ہو جس سے ان کے اسلوب کی خصوصیات واضح ہو جائیں گی:

> آپؐ پڑھے لکھے نہ تھے، مگر عالم و جاہل دونوں کو ہی تعلیم دیتے تھے۔ آپؐ کے چہرے پر ایسا عظمت و جلال کا نور برستا تھا کہ اس کا اثر ہر شخص کو پہنچتا تھا۔ آپؐ حیا میں نا کنخدا یعنی بن بیاہی لڑکی سے بڑھ کر تھے۔ آپؐ اپنے ماتحتوں پر بہت مہربان تھے۔ اپنے خادم کو کبھی نہ جھڑکتے۔ آپؐ کے خادم انس بن مالکؓ سے روایت ہے کہ میں دس برس تک

آپؐ کی خدمت میں سرفراز رہا۔ اس درمیان میں آپ ﷺ نے کبھی اُف تک نہیں کہا۔ آپؐ اپنے عزیزوں سے بہت محبت رکھتے۔[vi]

مولوی فیروز الدین کی تصنیف "الوہیت مسیح اور تثلیث کا رد" کے تقابل ادیان پر عمدہ کتاب ہے جو دو حصوں پر مشتمل ہے۔ پہلے حصے میں فاضل مصنف نے اللہ تعالیٰ کی صفات قرآن اور خصوصاً سورۃ اخلاص کی روشنی میں بیان کر کے عیسائیوں کے تصورِ خدا اور عقیدہ تثلیث پر روشنی ڈالی ہے۔ براہین عقلی سے ان کے تضادات کے خلافِ عقل اور خلافِ فطرت ہونا ثابت کیا ہے۔ اور کہا ہے کہ عیسائیوں کے یہ اعتقادات خود تراشیدہ خیالات ہیں جن پر نہ کوئی عقلی دلیل قائم ہوتی ہے اور نہ نقلی بلکہ اصل تورات اور انجیل سے ان کے ان اعتقادات کی نفی ہوتی ہے۔ مولانا موصوف کا طرزِ استدلال ملاحظہ ہو:

باپ، بیٹے کا عمر، درجہ اور ہر بات میں مساوی ہونا کس قدر قابلِ تمسخر اور واہیات ہے۔ مسیح اگر خدا کا بیٹا ہے تو ازلی نہیں جو ازلی ہے تو خدا کا بیٹا نہیں۔ یہ دونوں صفات متضاد وجود واحد میں جمع نہیں ہو سکتیں۔ مسیح اگر خدا کا بیٹا ہے تو ازلی نہ ہونے کی وجہ سے خدائی کے لائق اور خدا نہیں۔ دونوں باتیں نہیں ہو سکتیں۔ چوپڑی اور دو دو، ایسا ٹھیک نہیں۔ خدا کا بیٹا قرار دو تو ازلی نہ ہونے کی وجہ سے خدا مت سمجھو ازلی قرار دو تو بیٹے کا مفہوم بعدیت کو چاہتا ہے۔ بیٹا مت کہو یہ کیا بات ہے کہ تم بیٹے کا وجود باپ سے ۱۰۔۱۵ برس بھی موخر نہیں سمجھتے ہو اور پھر بیٹا کہتے ہو، ایسا بیٹا کہاں سے آ گیا؟[vii]

مولوی صاحب نے عیسائیوں کے عقائد کا بطلان اور اسلامی عقائد کو برحق ثابت کرنے کے لیے قرآن مجید، تورات، انجیل دیگر آسمانی کتابوں سے آیات اور مستشرقین کے اقوال کو بھی بطور دلیل درج کیا ہے۔ "الوہیت مسیح اور تثلیث کا رد" کے دوسرے حصے میں مولوی صاحب نے یہ ثابت کیا ہے کہ انجیل میں جہاں کہیں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی تثلیث کا ذکر ہے وہ جعلی اور الحاقی ہے۔ انھوں نے یہ لکھا ہے کہ حضرت عیسیٰؑ کی پیدائش محض امر الٰہی سے ہوئی۔ وہ کہتے ہیں کہ اصل تورات اور انجیل سے خالص توحید کا ثبوت ملتا ہے۔ اس سلسلے میں انھوں نے عیسائی علما کے اقوال کو ہی سند کے طور پر پیش کیا ہے۔ مثلاً لکھتے ہیں:

ایک نہایت مشہور انگریز، مسٹر جان ڈینپورٹ صاحب اپنی کتاب "اپالوجی فار محامٹ اینڈ قرآن" میں لکھتے ہیں کہ نیٹن صاحب، افضل حکما انگلستان اور گبن صاحب اور علماو مورخین نصاریٰ نے بڑی کوشش سے ثابت کیا ہے کہ جن آیات انجیل سے مسئلہ توحید مستنبط کیا گیا ہے۔ یعنی یوحنا کا پہلا خط ۵ باب اور ۷ وہ آیات اختراعی ہیں۔[viii]

اس کتاب کا اسلوب نہایت سادہ ہے۔ چھوٹے چھوٹے جملے ہیں اور ان میں لفظی مناسبت کا بھی خیال رکھا گیا ہے۔ مثلاً لکھتے ہیں:

پادری عماد الدین پانی پتی، جو اپنی پت پرانے پادریوں سے بڑھ کر سمجھتے ہیں۔ ہدایت المسلمین کے صفحہ نمبر ۱۰۳ میں مقر ہو گئے کہ ضرور آیت نامہ اول یوحنا کی ۵ باب اور ۷ آیت مشکوک ہے یعنی نہیں معلوم مصنف کی ہے یا حاشیہ ہے۔[ix]

''عیسائیوں کی دینداری کا نمونہ''تصنیف میں مولانا ڈسکوی نے مختلف دلائل کے ساتھ یہ ثابت کیا ہے کہ انجیل مروجہ محرف ہیں اور اس کے مقابلے میں قرآن از اول تا ابد اپنی اصل حالت میں موجود ہے:

> عیسائیوں کی کتاب مقدس پر غور کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ اس میں اس قدر الحاق و اختلاف تبدیل و تحرف کو دخل ہوا ہے کہ عیسائی علما مجبوراً قائل ہو گئے ہیں کہ اس میں اس حد تک اختلاف عبارت یا الفاظ ہیں جسے وہ سہواً کاتب کے نام سے منسوب کرتے ہیں کہ ہر حال میں تمام یقین سے نہیں کہہ سکتے کہ صحیح کون ہے؟[x]

مولوی فیروز الدین ڈسکوی نے یہ بھی لکھا ہے کہ جب ان کی کتاب ہی اصلی حالت میں نہیں ہے تو اس سے عقائد کیسے اخذ کیے جاسکتے ہیں؟ وہ اپنی اس تصنیف کا مقصد یوں بیان کرتے ہیں:

> میں چاہتا ہوں کہ عیسائیوں کی مقدس کتاب کا مشتبہ اور محرف ہونا، بطور نمونہ اس رسالہ میں درج کروں تا کہ تمام دنیا پر آشکار ہو جائے کہ عیسائی صاحبان کی کتاب میں یہاں تک تبدیل و تحریف اور الحاق و اختلاف کو دخل ہوا ہے۔ اور ہو رہا ہے۔ تو وہ کیسے قابلِ استشنا ہو سکتی ہے۔ اور اس پر عیسائی مذہب کی بنیاد گویا ریت پر بنیاد ہے یا نہیں؟[xi]

مولانا موصوف نے انجیل کے مختلف چھپے ہوئے نسخوں کا موازنہ کر کے مثالوں، دلیلوں سے ثابت کیا ہے کہ اناجیل مروجہ محرف ہیں لیکن عیسائی بڑی چالاکی سے اس تحریف کا انکار کرتے ہیں۔ مولوی صاحب نے صرف چھے نمونے دینے پر ہی اکتفا کیا ہے۔ انھوں نے اناجیل کے محرف اور قرآن کے غیر محرف ہونے کی نسبت مندرجہ ذیل علمائے نصاریٰ کے اقوال کو بطور دلیل درج کیا ہے۔ گاڈ فری ہیگنس، مسٹر جان ڈینیورٹ، مسٹر لارڈنر صاحب، ہارن صاحب، پادری فانڈر، سر ولیم میور، پلوس صاحب، فاسٹس صاحب اور پادری دیر صاحب۔ مولوی فیروز الدین نے ایک مقالہ ''اسرار التنزیل'' ۲۴ جنوری ۱۸۹۶ء میں انجمن حمایت اسلام کے گیارہویں سالانہ جلسے منعقدہ ۲۴ جنوری کے لیے تحریر کیا۔ مگر اچانک طبیعت علیل ہو جانے کی وجہ سے وہ جلسے میں نہ جا سکے۔ خلیفہ عبدالرحیم نے ان کی طرف سے یہ مقالہ پڑھا[xii] ''نماز اور اس کی حقیقت'' تصنیف میں مولانا نے نماز کی فضیلت کو معترضین اسلام کا جواب دیتے ہوئے بیان کیا ہے۔ مضامین کی فہرست میں ۳۸ مطالب شامل ہیں۔ نماز کی فضیلت کے بارے میں لکھتے ہیں:

> اگر غور و فکر اور تامل سے تمام خدا کی بنائی ہوئی چیزوں پر نگاہ کرے۔ تو سب کی سب اپنے اپنے طور پر خدا کی عبادت کر رہے ہیں۔ چوپائے اور طیور اسی کے آگے سر تسلیم خم کیے ہوئے ہیں۔ رینگنے والے جانور اس کے سامنے سجدہ کر رہے ہیں۔ افلاک اور کواکب اس کے ولولہ عشق میں گھوم رہے ہیں اور حرکت دوری سے نماز ادا کر رہے ہیں۔ اگر اس کی عبارت میں یہ سب مخلوقات کے طریق عبادت جمع ہو جائیں تو کیا ہی افضل بات ہے۔[xiii]

مولانا فیروز الدین کی تصنیف ''سلسلہ جدید فیروزی'' اسلام کے بارے میں پانچ ابواب پر مشتمل ہے۔ جس میں اسلام کے بنیادی مسائل نہایت آسان اور سلیس زبان میں سمجھائے گئے ہیں۔ یہ کتابیں بچوں کے لیے لکھی گئی ہیں اور زبان بھی بچوں کی استعداد

کے مطابق استعمال کی گئی ہیں۔ ہر ایک کتاب میں نثر کے ساتھ ساتھ نظم کا کچھ حصہ بھی شامل ہے۔ ہر کتاب کا تعلق اسلام کے کسی رکن کے ساتھ ہے۔ ان کی ایک کتاب نماز پر دوسری روزہ پر، تیسری حج پر، چوتھی زکوۃ پر اور پانچویں ایمان کے موضوع پر ہے۔ یہ تصانیف اس اعتبار سے اہم ہیں کہ آج سے تقریباً ایک صدی پہلے جب کہ برصغیر پر کفر والحاد اور اسلام کے خلاف شکوک وشبہات کے بادل منڈلا رہے تھے۔ مولانا ڈسکوی نے نہ صرف پختہ عمر کے لوگوں کے لیے اسلام کی تعلیم عام کی بلکہ بچوں کے لیے بھی مذہبی تعلیم کا ان کتابوں کے ذریعے اہتمام کیا۔ مولوی صاحب نے قرآن مجید کا ترجمہ، اُردو نثر، اردو نظم اور پنجابی نظم میں کیا ہے۔ تفسیر طلب امور کی تفسیر حاشیے میں دی گئی ہے۔ اس تفسیر میں مسائلِ اسلام کو مفصل بیان کیا گیا ہے۔ ضمناً عیسائیوں اور آریہ مت والوں کے اعتراضات کا جواب بھی دیا گیا ہے۔ انھوں نے سورہ یٰسین، سورۂ رحمن، سورہ ملک، سورہ مزمل اور سورہ نبا کا اُردو نثر میں ترجمہ "پنجسورہ بے نظیر" کے نام سے کیا ہے۔ آخری چار سورتوں کی تفسیر "ربع اخیر کی نادر تفسیر" کے نام سے کی ہے۔ مولوی صاحب کے اُردو ترجمے کی زبان سادہ اور عام فہم ہے۔ ترجمے کی خاص خوبی یہ ہے کہ قوسین میں مطلب کی ادائی اس طرح کر جاتے ہیں کہ تفسیر خود بخود ہی ہو جاتی ہے۔

سورہ یٰسین کی ابتدائی آیات کا ترجمہ ملاحظہ ہو:

> اے سرورؐ عالم قرآن کی قسم، جس میں سراسر، حکمت کی باتیں ہیں کہ یقیناً تو پیغمبروں کے سلسلے میں ایک ہے اور دین کی سیدھی راہ پر قائم ہے۔ یہ قرآن زبردست اور مہربان خدا نے اتارا ہے تاکہ تو ان لوگوں کو قہر الٰہی سے ڈرائے جن کے باپ دادا مدت سے نہیں ڈرائے گئے اور اس لیے وہ دین سے غافل ہیں۔[xiv]

مولوی صاحب کے بیان میں زور دکھائی دیتا ہے۔ سورہ رحمٰن کی تفسیر کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

> اللہ اکبر، اس سورہ میں اللہ تعالیٰ نے اپنی ظاہری باطنی، دینی اور دنیاوی نعمتوں کو کس شان و شوکت اور دھوم دھام سے بیان کیا ہے اور کس اعلیٰ ترین فصاحت اور بلاغت کے ساتھ اپنے احسانات و انعامات کو ظاہر کیا ہے۔ فصاحت و بلاغت کے لحاظ سے تو پورا قرآن مجید یکساں واقع ہے۔ کہیں تفاوت نہیں، مگر طرز اور اسلوب ہر سورت کا ایک دوسرے سے نرالا ہے۔ اور اس سورت کا ڈھنگ اور نظم بیان تمام سورتوں سے نادر اور عجیب تر ہے۔[xv]

نتیجہ بحث

اُنیسویں صدی کے نصف آخر کو استدلال اور مناظرے کی صدی کہا جاتا ہے اور ہر قسم کے ادب کی تخلیق انھی پہلوؤں کو پیشِ نظر رکھ کر کی جارہی تھی۔ سر سید کی "خطباتِ احمدیہ" کے بعد اردو ادب میں رسول کریمؐ کی سوانح عمریاں لکھنے کا رواج شروع ہو گیا۔ اس زمانے اور اس سے قبل لکھنے والوں میں ایک قابل ذکر نام مولوی فیروز الدین کا بھی ہے۔ مولوی فیروز نے مستشرقین کے اعتراضات کا جواب بھی دیا۔ مولانا ڈسکوی نے مختلف دلائل کے ساتھ یہ ثابت کیا ہے کہ انجیل مروجہ محرف ہیں اور اس کے مقابلے میں قرآن

از اول تا ابد اپنی اصل حالت میں موجود ہے۔ مولوی صاحب نے عیسائیوں کے عقائد کا بطلان اور اسلامی عقائد کو برحق کرنے کے لیے قرآن مجید، تورات، انجیل دیگر آسمانی کتابوں سے آیات اور مستشرقین کے اقوال کو بھی بطور دلیل درج کیا ہے۔ مولوی صاحب نے یہ ثابت کیا ہے کہ انجیل میں جہاں کہیں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی تثلیث کا ذکر ہے وہ جعلی اور الحاقی ہے۔ انھوں نے یہ لکھا ہے کہ اصل تورات اور انجیل سے خالص توحید کا ثبوت ملتا ہے۔ اس سلسلے میں انھوں نے عیسائی علما کے اقوال کو ہی سند کے طور پر پیش کیا ہے۔ ان کی تصانیف و تالیفات کا عمیق مطالعہ سے کوئی بھی مسلمان کامل مناظر اور تقابل ادیان کا ماہر بن سکتا ہے۔

حواشی و حوالہ جات

۱ الطاف فاطمہ، اردو میں فنِ سوانح نگاری کا ارتقا، لاہور، عشرت پبلشنگ ہاؤس، س۔ن، ص:۶۷

۲ مولوی فیروز الدین، پیارے نبیؐ کے پیارے حالات، سیالکوٹ، مفید عام پریس، بار اول، ۱۳۱۸ھ، ص:۶۷

۳ ایضاً، ص:۲۷

۴ ایضاً، جلد دوم، ص:۳۱

۵ تحقیقی زاویے، ص:۲۶۲

۶ مولوی فیروز الدین، سیرت المصطفےٰ، سیالکوٹ، مفید عام پریس، ۱۹۰۱ء ص:۴۱

۷ مولوی فیروز الدین، الوہیت مسیح اور تثلیث کا رد، سیالکوٹ، مفید عام پریس، س ن، ص:۱۱

۸ ایضاً، ص:۱۵۱

۹ ایضاً، ص:۱۱۶

۱۰ مولوی فیروز الدین، عیسائیوں کی دینداری کا نمونہ، سیالکوٹ، مفید عام پریس، ۱۸۹۵، ۹۶ء، ص:۱

۱۱ ایضاً، ص:۲

۱۲ 'رسالہ انجمن حمایت اسلام، مارچ، اپریل ۱۸۹۶ء، ص:۳

۱۳ مولوی فیروز الدین، نماز اور اس کی حقیقت، سیالکوٹ، مفید عام پریس، بار اول، ۱۸۹۰ء، ص:۲

۱۴ مولوی فیروز الدین، پنجسورہ بے نظیر، سیالکوٹ، مفید عام پریس ۱۹۰۲ء، ص:۳

۱۵ مولوی فیروز الدین، سورہ رحمن کی نادر تفسیر، سیالکوٹ، مفید عام پریس، ۱۹۰۳ء، ص:۳

---

i الطاف فاطمہ، اردو میں فنِ سوانح نگاری کا ارتقا، لاہور، عشرت پبلشنگ ہاؤس، س۔ن، ص:۶۷

ii مولوی فیروز الدین، پیارے نبیؐ کے پیارے حالات، سیالکوٹ، مفید عام پریس، بار اول، ۱۳۱۸ھ، ص:۶۷

iii ایضاً، ص:۲۷

iv ایضاً، جلد دوم، ص:۳۱

v تحقیقی زاویے، ص:۲۶۲

vi مولوی فیروز الدین، سیرت المصطفیٰؐ سیالکوٹ، مفید عام پریس، ۱۹۰۱ء ص:۴۱

vii مولوی فیروز الدین، الوہیت مسیح اور تثلیث کا رد، سیالکوٹ، مفید عام پریس، س ن، ص:۱۱

viii ایضاً، ص:۱۵۱

ix ایضاً، ص:۱۱۶

x مولوی فیروز الدین، عیسائیوں کی دینداری کا نمونہ، سیالکوٹ، مفید عام پریس، ۱۸۹۵، ۹۶ء، ص:۱

xi ایضاً، ص:۲

xii 'رسالہ انجمن حمایت اسلام، مارچ، اپریل ۱۸۹۶ء، ص:۳

xiii مولوی فیروز الدین، نماز اور اس کی حقیقت، سیالکوٹ، مفید عام پریس، بار اول، ۱۸۹۰ء، ص:۲

xiv مولوی فیروز الدین، پنجسورہ بے نظیر، سیالکوٹ، مفید عام پریس ۱۹۰۲ء، ص:۳

xv مولوی فیروز الدین، سورہ رحمن کی نادر تفسیر، سیالکوٹ، مفید عام پریس، ۱۹۰۳ء، ص:۳